اسماعیل بن فضل ثابت بن دینار سے اور انہوں نے حضرت امام سید العابدین علی ابنِ الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ماں کا حق: تم یہ جان لو کہ اُس (ماں) نے تمہارا بوجھ اس طرح اُٹھایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ اس طرح نہیں اُٹھاتا اور اس نے تمہیں اپنے دل کا خون اس طرح چسایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنے دل کا خون نہیں چساتا اس نے اپنے تمام اعضا و جوارح سے تمہاری نگہبانی اور حفاظت کی ہے اور (خود کسی تکلیف کی) پرواہ نہیں کی۔ تم بھوکے ہوتے تو تمہیں کھلاتی تم پیاسے ہوتے تو تمہیں پلاتی تم ننگے ہوتے تو تمہیں کپڑے پہناتی تمہیں کبھی دھوپ میں اور کبھی

سایہ میں رکھتی تمہارے لئے اپنے اوپر سونا حرام کرلیتی اور تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتی اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی مدد اور اس کی توفیق کے بغیر اس (ماں) کا شکریہ ادا نہیں کرسکتے۔

باپ کا حق: تم پر تمہارے باپ کا حق تو تم یہ سمجھ لو کہ وہی تمہاری اصل ہے اس لئے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ ہوتے تو جب تم اپنے میں کوئی اچھی بات دیکھو تو یہ سمجھ لو کہ اس نعمت کی بنیاد میں تمہارا باپ ہے اور اس کے بقدر تم اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکریہ ادا کرو۔

بیٹے کا حق: بیٹے کا حق تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اس دنیائے فانی میں اپنی ہر نیکی اور بدی کے ساتھ تمہاری طرف منسوب ہوگا۔ اور جو کچھ تم نے اس کو ادب سکھایا ہے اور اس کے رب کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے یا اللہ کی اطاعت پر اس کی معاونت کی ہے ان کے تم ذمہ دار ہو لہٰذا اس کے معاملے میں اس شخص کی طرح کام کرو جو جانتا ہو کہ اگر ہم اس کے ساتھ نیکی کریں گے تو ثواب ملے گا اور بدی کریں گے تو سزا ملے گی۔

بھائی کا حق: بھائی کے حق کے متعلق تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ تمہارا بازو ہے تمہاری قوت ہے تمہارا زور ہے لہٰذا اللہ کی نافرمانی میں اور خلق خدا پر ظلم کرنے میں اس کو آلہ کار نہ بناؤ۔ اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کرو اور اس کو نصیحت ترک نہ کرو۔ اگر وہ اللہ کی

اطاعت کرتا ہے تو ٹھیک ورنہ اس سے زیادہ اللہ تم پر کرم کرے گا اور نہیں ہے کوئی قوت لیکن صرف اللہ کی دی ہوئی۔

زوجہ کا حق: تم یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے زوجہ کو تمہارے لئے باعثِ سکون اور انس قرار دیا ہے اور پھر یہ بھی جان لو کہ یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اس کی قدر کرو اور اس پر نرمی کرو اور اگر تمہارا حق اس پر واجب الادا بھی ہے تو اس کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس پر رحم کرو اس لئے کہ وہ تمہاری قیدی ہے اسے کھانا کھلاؤ کپڑے پہناؤ اور اگر اس سے کوئی ناسمجھی و جہالت ہو جائے تو اسے معاف کر دو۔

(من لایحضرہ الفقیہ، جلد 2 صفحہ 397)